OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
https://aisbbu.com/index.php/ai

طوفان نوح کا بائبل اور قرآن کی روشنی میں تقابلی جائزہ

A Comparative Analysis of Noah's Storm in the Light of the Qur'an and the Bible

Dr. Atiq Ullah
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
atiqullah@sbbu.edu.pk

Dr. Ilyas Ahmad
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
ilyas@sbbu.edu.pk

Mr. Muhammad Qasim
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
muhammadqasim@sbbu.edu.pk

Abstract

Noah's storm refers to the punishment that came upon Noah's people. When the people of Noah (علیہ السلام) disobeyed, Noah (علیہ السلام) made a bad supplication for his people, which resulted in the punishment of the flood. It started raining from the sky and water came out of the earth and the whole earth was filled with it. Noah (علیہ السلام) was ordered by Allah to make an ark. Those who believed in Noah (علیہ السلام) boarded the ark and Noah (علیہ السلام) put a pair of various animals in the ark and all the people outside the ark drowned in the water. The ark that Noah built was three hundred cubits long, fifty cubits wide and thirty cubits high. The objective of this study is to compare and contrast the details of the storm in the light of Quran and Bible. The study shows that according to the Qur'an, when Noah (علیہ السلام) started building the ark, the people made fun of him, while the Bible does not mention it. The oven is also mentioned in the Holy Quran, which has been interpreted differently by the commentators, while the oven is not mentioned in the Bible. According to the Qur'an, a son of Noah (علیہ السلام) was a disbeliever who did not board the ark and drowned in the water, while according to the Bible, the entire family of Noah (علیہ السلام) boarded the ark. According to the Qur'an, Noah (علیہ السلام) preached to his people for nine hundred and fifty years and after that punishment came upon them, while according to the Bible, Noah (علیہ السلام) was only six hundred years old at the time of the flood.

Keywords: *Noah (علیہ السلام), storm, punishment, flood, ark, son of Noah (علیہ السلام)*

طوفان نوح کا تعارف:

طوفان نوح سے مراد وہ عذاب ہے جو نوح علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا۔ جب نوح علیہ السلام کی قوم نے نافرمانی کی تو نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے بددعا فرمائی جس کے نتیجے میں ان پر سیلاب کا عذاب آیا۔ آسمان سے بارش برسنے لگی اور زمین سے پانی نکل آیا اور پوری زمین پانی سے بھر گئی۔ نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کشتی بنانے کا حکم دیا۔ جو لوگ نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے وہ کشتی میں سوار ہوئے اور نوح علیہ السلام نے مختلف جانوروں کا ایک ایک جوڑا بھی کشتی میں رکھ دیا اور کشتی سے باہر سارے لوگ پانی میں ڈوب گئے۔ قرآن کریم کے مطابق نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے بددعا کی جب کہ بائبل میں بددعا کا ذکر نہیں۔ نوح علیہ السلام نے جو کشتی بنائی تھی اس کی لمبائی تین سو ہاتھ، چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ تھی۔ بائبل کے مطابق کشتی میں روشندان بنانے کا بھی ذکر ہے جب کہ اسلامی تعلیمات میں روشندان بنانے کا ذکر نہیں۔ قرآن مجید کے مطابق جب نوح علیہ السلام کشتی بنانے لگے تو قوم نے ان کا مذاق اڑایا جب کہ بائبل میں اس مذاق کا ذکر نہیں۔ قرآن کریم میں تنور کا بھی ذکر ہے جس کے مختلف تشریحات مفسرین نے کئے ہیں جب کہ بائبل میں تنور کا ذکر نہیں۔ قرآن کے مطابق نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا کافر تھا جو کشتی میں سوار نہیں ہوا تھا اور پانی میں ڈوب گیا تھا جب کہ بائبل کے مطابق نوح علیہ السلام کا پورا خاندان کشتی میں سوار ہوا تھا۔ قرآن کے مطابق نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو تبلیغ کی اور اس کے بعد ان پر عذاب آیا جب کہ بائبل کے مطابق طوفانِ نوح کے وقت نوح علیہ السلام کی عمر صرف چھ سو سال تھی۔

نوح علیہ السلام کی قوم پر جو سیلاب کا عذب آیا تھا، اس کے بارے میں تفسیر ابن کثیر میں کچھ یوں مذکور ہے۔

إِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ مِنَ الْأَمْطَارِ الْمُتَتَابِعَةِ، والهتَّان الَّذِي لَا يُقْلع وَلَا يفتُر، بَلْ هُوَ كَمَا قَالَ تَعَالَى: {فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الأرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ} وَأَمَّا قَوْلُهُ: {وَفَارَ التَّنُّورُ} فَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: التَّنُّورُ: وَجْهُ الْأَرْضِ، أَيْ: صَارَتِ الْأَرْضُ عُيُونًا تَفُورُ، حَتَّى فَارَ الْمَاءُ مِنَ التَّنَانِيرِ الَّتِي هِيَ مَكَانُ النَّارِ، صَارَتْ تَفُورُ مَاءً، وَهَذَا قَوْلُ جُمْهُورِ السَّلَفِ وَعُلَمَاءِ الْخَلَفِ. وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: التَّنُّورُ: فَلَق الصُّبْحِ، وَتَنْوِيرُ الْفَجْرِ، وَهُوَ ضياؤه وإشراقه. وَالْأَوَّلُ أَظْهَرُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ: كَانَ هَذَا التَّنُّورُ بِالْكُوفَةِ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَيْنٌ بِالْهِنْدِ. وَعَنْ قَتَادَةَ: عَيْنٌ بِالْجَزِيرَةِ، يُقَالُ لَهَا: عَيْنُ الْوَرْدَةِ. وَهَذِهِ أَقْوَالٌ غَرِيبَةٌ. فَحِينَئِذٍ أَمَرَ اللَّهُ نُوحًا، عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنْ يَحْمِلَ مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ –مِنْ صُنُوفِ الْمَخْلُوقَاتِ ذَوَاتِ الْأَرْوَاحِ[1]

”حسب فرمان ربی آسمان سے موسلا دھار لگاتار بارش برسنے لگی اور زمین سے بھی پانی ابلنے لگا اور ساری زمین پانی سے بھر گئی اور جہاں تک منظور رب تھا پانی بھر گیا اور حضرت نوح کو رب العالمین نے اپنی نگاہوں کے سامنے چلنے والی کشتی پر سوار کر دیا۔ اور کافروں کو ان کے کیفر کردار کو پہنچا دیا۔ تنور کے ابلنے سے بقول ابن عباس یہ مطلب ہے کہ روئے زمین سے چشمے پھوٹ پڑے یہاں تک کہ آگ کی جگہ تنور میں سے بھی پانی ابل پڑا۔ یہی قول جمہور سلف و خلف ہے کا ہے۔ حضرت علی سے مروی ہے کہ تنور صبح کا نکلنا اور فجر کا روشن ہونا ہے یعنی صبح کی روشنی اور فجر کی چمک

لیکن زیادہ غالب پہلا قول ہے۔ مجاہد اور شعبی کہتے ہیں یہ تنور کوفے میں تھا۔ ابن عباس سے مروی ہے ہند میں ایک نہر ہے۔ قتادہ کہتے ہیں جزیرہ میں ایک نہر ہے جسے عین الوردہ کہتے ہیں۔ لیکن یہ سب اقوال غریب ہیں۔ الغرض ان علامتوں کے ظاہر ہوتے ہی نوح (علیہ السلام) کو اللہ کا حکم ہوا کہ اپنے ساتھ کشتی میں جاندار مخلوق میں سے ہر قسم کا ایک ایک جوڑا نر مادہ سوار کر لو۔"

قرآن کریم میں طوفان نوح کا ذکر:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُۥ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ ءَامَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا۟ يَفْعَلُونَ وَٱصْنَعِ ٱلْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَٰطِبْنِى فِى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ وَيَصْنَعُ ٱلْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِۦ سَخِرُوا۟ مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا۟ مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ ٱلتَّنُّورُ قُلْنَا ٱحْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ ٱثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ ٱلْقَوْلُ وَمَنْ ءَامَنَ ۚ وَمَآ ءَامَنَ مَعَهُۥٓ إِلَّا قَلِيلٌ وَقَالَ ٱرْكَبُوا۟ فِيهَا بِسْمِ ٱللَّهِ مَجْر۪ىٰهَا وَمُرْسَىٰهَآ ۚ إِنَّ رَبِّى لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ[2]

" اور نوح کے پاس وحی بھیجی گئی کہ: تمہاری قوم میں سے جو لوگ اب تک ایمان لا چکے ہیں، ان کے سوا اب کوئی اور ایمان نہیں لائے گا۔ لہٰذا جو حرکتیں یہ لوگ کرتے رہے ہیں، تم ان پر صدمہ نہ کرو۔ اور ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کی مدد سے کشتی بناؤ اور جو لوگ ظالم بن چکے ہیں ان کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ یہ اب غرق ہو کر رہیں گے۔ چنانچہ وہ کشتی بنانے لگے۔ اور جب بھی ان کی قوم کے کچھ سردار ان کے پاس سے گزرتے تو ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ نوح نے کہا کہ: اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو جیسے تم ہنس رہے ہو، اسی طرح ہم بھی تم پر ہنستے ہیں۔ عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آرہا ہے جو اسے رسوا کر کے رکھ دے گا، اور کس پر وہ قہر نازل ہونے والا ہے جو کبھی ٹل نہیں سکے گا۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور ابل پڑا، تو ہم نے (نوح سے) کہا کہ: اس کشتی میں ہر قسم کے جانوروں میں سے دو دو کے جوڑے سوار کرلو اور تمہارے گھر والوں میں سے جن کے بارے میں پہلے کہا جا چکا ہے (کہ وہ کفر کی وجہ سے غرق ہوں گے) ان کو چھوڑ کر باقی گھر والوں کو بھی، اور جتنے لوگ ایمان لائے ہیں ان کو بھی (ساتھ لے لو) اور تھوڑے ہی سے لوگ تھے جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ اور نوح نے (ان سب سے) کہا کہ: اس کشتی میں سوار ہو جاؤ، اس کا چلنا بھی اللہ ہی کے نام سے ہے، اور لنگر ڈالنا بھی، یقین رکھو کہ میرا پروردگار بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔"

بائبل میں نوح علیہ السلام کا تذکرہ:

جب رُویِ زمین پر آدمی بہت بڑھنے لگے اور اُنکے بیٹیاں پَیدا ہوئیں۔ تو خُدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں اور جِنکو اُنہوں نے چُنا اُن سے بیاہ کر لِیا۔ خُداوند نے کہا کہ میری رُوح اِنسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہیگی کیونکہ وہ بھی تو بشر ہے تَو بھی اُسکی عمرِ ایک سَو بیس برس کی ہو گی۔ اُن دِنوں میں زمین پر جبّار تھے اور بعد میں جب خُدا

کے بیٹے اِنسان کی بیٹیوں کے پاس گئے تو اُنکے لئے اُن سے اَولاد ہوئی۔ یہی قدیم زمانہ کے سُورما ہیں جو بڑے نامور ہوئے ہیں ۔ تب خُداوند زمین پر انسان کو پَیدا کرنے سے ملوُل ہوا اور دِل میں غم کیا۔ اور خُداوند نے کہا کہ میں اِنسان کو جِسے میں نے پَیدا کیا رُویِ زمین پر سے مِٹا ڈالونگا۔ اِنسان سے لیکر حیوان اور رینگنے والے جاندار اور ہوا کے پرندوں تک کیونکہ میں اُنکے بنانے سے ملوُل ہوں۔ مگر نُوح خُداوند کی نظر میں مقبول ہوا۔ نُوح کا نسب بامہ یہ ہے۔ نُوح مرچ راستباز اور اپنے زمانہ کے لوگوں میں بے عَیب تھا اور نُوحؔ خُدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ اور اُس سے تین بیٹے سِمؔ حامؔ اور یافتؔ پَیدا ہوئے۔ پر زمین خُدا کے آگے ناراست ہو گئی اور وہ ظلم سے بھری تھی۔ اور خُدا نے زمین پر نظر کی اور دیکھا کہ وہ ناراست ہو گئی ہے کیونکہ ہر بشر نے زمین پر اپنا طریقہ بگاڑ لیا تھا۔ اور خُدا نے نُوحؔ سے کہا کہ تمام بشر کا خاتمہ میرے سامنے آ پہنچا ہے کیونکہ اُنکے سبب سے زمین ظلم سے بھر گئی۔ سو دیکھ میں زمین سمیت اُنکو ہلاک کرونگا۔ تُو گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی اپنے لئے بنا۔ اُس کشتی میں کوٹھریاں تیار کرنا اور اُسکے اندر اور باہر رال لگانا۔ اور اَیسا کرنا کہ کشتی کی لمباءی تین سَو ہاتھ۔ اُسکی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اُسکی اُونچائی تیس ہاتھ ہو۔ اور اُس کشتی میں ایک روشندان بنانا اور اُوپر سے ہاتھ بھر چھوڑ کر اُسے ختم کر دینا اور اُس کشتی کا دروازہ اُسکے پہلو میں رکھنا اور اُس میں تین درجے بنانا۔ نچلا۔ دُوسرا اور تیسرا۔ اور دیکھ میں خود زمین پر پانی کا طُوفان لانے والا ہوں تاکہ ہر بشر کو جِس میں زندگی کا دم ہے دُنیا سے ہلاک کر ڈالوں اور سب جو زمین پر ہیں مر جائینگے ۔ پر تیرے ساتھ میں اپنا عہد قائم کرونگا اور تُو کشتی میں جانا۔ تُو اور تیرے ساتھ تیرے بیٹے اور تیری بیوی اور تیرے بیٹوں کی بیویاں۔ اور جانوروں کی ہر قِسم میں سے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے لینا کہ وہ تیرے ساتھ جیتے بچیں۔ وہ نر و مادہ ہوں۔ اور پرندوں کی ہر قِسم میں سے اور چرندوں کی ہر قِسم میں سے اور زمین پر رینگنے والوں کی ہر قسم میں سے دو دو تیرے پاس آئیں تاکہ وہ جیتے بچیں۔ اور تُو ہر طرح کی کھانے کی چیز لیکر اپنے پاس جمع کر لینا کیونکہ یہی تیرے اور اُنکے کھانے کو ہو گا۔ اور نُوحؔ نے یُوں ہی کیا۔ جَیسا خُدا نے اُسے حُکم دیا تھا وَیسا ہی عمل کیا۔ [3]

قرآن اور بائبل میں تقابل:

بائبل نے اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ثابت کی ہے۔ بائبل کے مطابق، خُدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں اور جنکو اُنہوں نے چُنا اُن سے بیاہ کر لیا۔ جبکہ قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کو اولاد سے پاک قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌ [4]

”کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے۔ (وہ) معبود برحق جو بے نیاز ہے۔ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔ اور کوئی اس کا ہمسر نہیں“

بائبل کے مطابق، خُداوند زمین پر انسان کو پَیدا کرنے سے ملوُل ہوا اور دِل میں غم کیا، جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق اللہ تعالیٰ

عالم الغیب اور حکیم و خبیر ذات ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کسی کام سے پچھتاتا نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ہر کام کے نتیجے کا پہلے سے پتہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمام بری صفات سے منزہ ہے۔

نوح علیہ السلام کی بد دعا:

جب نوح علیہ السلام اپنی قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو انھوں نے اپنی قوم کے لیے بد دعا کی۔ تفسیر مظہری میں اس کا تبصرہ کچھ اس طرح ہے۔

اقنطه الله من ايمانهم حتّى لا يتعب نفسه فى دعوتهم ونهاه ان يغتم حيث وعده بانى مهلكهم ومنقذك منهم– فحينئذ دعا نوح عليهم بقوله رَبِّ لا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكافِرِينَ دَيَّاراً– وحكى محمّد بن إسحاق عن عبيد ابن عمير الليثي انه بلغه انهم كانوا يبطشون بنوح فيخنقونه حتّى يغشى عليه وإذا أفاق قال رب اغفر لقومى فانهم لا يعلمون– حتّى إذا عادوا فى المعصية واشتد عليه منهم البلاء انتظر النجل بعد النجل– فلا يأتى قرن الا أخبث من الّذي قبله– حتّى كان الاخر منهم ليقولون قد كان هذا مع ابائنا وأجدادنا هكذا مجنونا لا يقبلون منه شيئا– فشكى الى الله عز وجل وقال رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهاراً حتّى قال رَبِّ لا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكافِرِينَ دَيَّاراً فاوحى الله اليه.

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنا حال اى متلبسا بأعيننا– قال ابن عباس بمراء منا– وقال مقاتل بعلمنا– وقيل بحفظنا– عبر عن المبالغة فى الحفظ بالأعين لكونها اكثر آلات الحفظ والمراعات عن الاختلال من سائر الحواس وَوَحْيِنا إليك كيف تصنع او بامرنا بصنعه وَلا تُخاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا يعنى لا تدعنى باستدفاع العذاب عنهم إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ بالطوفان حكمت عليهم فى الأزل بالاغراق فلا سبيل الى كفّه–[5]

”اللہ نے حضرت نوح کو آئندہ کسی کے مؤمن ہونے سے ناامید کر دیا تاکہ آپ لاحاصل تبلیغ کی تکلیف سے محفوظ رہیں اور آئندہ کسی کو سرکشی سے نہ روکیں اور کوئی فکر نہ کریں۔ جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ ان کو ہلاک کرنے والا ہے تو دعا کی: رَبِّ لَاتَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔ محمد بن اسحاق نے عبید بن عمیر لیثی کی روایت سے لکھا ہے کہ قوم نوح والے حضرت نوح کو پکڑ کر ‘پچھاڑ کر اتنا گلا گھونٹتے تھے کہ آپ بیہوش ہو جاتے تھے۔ جب آپ کو ہوش آتا تو دعا کرتے: الٰہی! میری قوم کو معاف کر دے ‘وہ نادان ہیں۔ جب قوم کی نافرمانی بڑھتی چلی گئی اور قوم کے ہاتھوں سے دکھ اور اذیت میں اضافہ مسلسل ہوتا رہا تو آپ ناامید ہو گئے اور آئندہ نسل کا انتظار کرنے لگے کہ شاید ان کی اگلی نسل ہدایت یاب ہو جائے۔ یونہی نسل در نسل چلتی گئی اور ہر پچھلا اگلے سے زیادہ خبیث ہوتا رہا اور پچھلے لوگ کہنے لگے: یہ دیوانہ تو ہمارے باپ دادا کے زمانے سے چلا آتا ہے ‘پاگل ہے۔ وہ اس کو منہ نہیں لگاتے تھے۔ آخر حضرت نوح نے اللہ سے اپنا دکھ عرض کیا اور دعا کی: رَبِّ اِنِّی دعوت قومی لیلا ونھارا۔ اسی کلام کے آخر میں عرض کیا: رَبِّ لَاتَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا۔ اس وقت وحی آئی: واصنع الفلک باعیننا ووحینا اور بنا کشتی ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق۔ یعنی ہم نے جیسا بنانا تجھے بتایا ہے ویسی بنا ‘یا ہمارے حکم کے موافق بنا (اس صورت میں وحی کا معنی ہو گا حکم)۔ حضرت ابن عباس نے اعینکا ترجمہ کیا ہے نظر اور مقاتل نے اعین سے مراد لی ہے علم۔ بعض نے ترجمہ کیا ہے نگرانی ‘حفاظت۔ آنکھ کو نگرانی اور حفاظت میں دوسرے تمام حواس سے زیادہ دخل ہے ‘اسلئے نگرانی کو اعین (چشم) کے لفظ سے تعبیر کیا۔ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم

مغرقون۔ اور ان ظالموں (کو بچانے) کے سلسلہ میں مجھ سے کوئی خطاب (دعاء) نہ کرنا ' کیونکہ بلاشبہ یہ غرق کئے جانے والے ہیں (ان کو ضرور غرق کیا جائے گا)۔ مطلب یہ کہ ان کو ڈبونے کا ازل میں فیصلہ ہو چکا ہے۔''

بائبل سے تقابل:

قرآن کریم کے مطابق جب نوح علیہ السلام اپنی قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوم کے لیے بد دعا کی جب کہ بائبل میں اس بد دعا کا ذکر نہیں۔ بائبل کے مطابق جب خدا انسان کے پیدا کرنے سے ملول ہوا تو انسان کو روئے زمین سے مٹا دینے کا فیصلہ کیا۔

کشتی بنانے کا حکم:

جب نوح علیہ السلام کو بذریعہ بوحی پتہ چلا کہ اور لوگ ایمان نہیں لائیں گے تو نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے بد دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم دیا۔ تفسیر الدر المنثور میں یہ واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے۔

أخرج ابْن جرير وَابْن أبي حَاتِم وَأَبُو الشَّيْخ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَضَعفه الذَّهَبِيّ وَابْن مرْدَوَيْه عَن عَائِشَة رَضِي الله عَنْهَا قَالَت: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم كَانَ نوح عَلَيْهِ السَّلَام مكث فِي قومه ألف سنة إِلَّا خمسين عَاما يَدعُوهُم إِلَى الله حَتَّى كَانَ آخر زَمَانه غرس شَجَرَة فعظمت وَذَهَبت كل مَذْهَب ثمَّ قطعهَا ثمَّ جعل يعملها سفينة ويمرون فيسألونه فَيَقُول: أعملها سفينة فيسخرون مِنْهُ وَيَقُولُونَ: تعْمل سفينة فِي الْبر وَكَيف تجْرِي قَالَ: سَوف تعلمُونَ- فَلَمَّا فرغ مِنْهَا وفار التَّنور وَكثر المَاء فِي السكَك خشيت أم الصَّبِي عَلَيْهِ وَكَانَت تحبه حبا شَدِيدا فَخرجت إِلَى الْجَبَل حَتَّى بلغت ثلثه فَلَمَّا بلغهَا المَاء خرجت حَتَّى اسْتَوَت على الْجَبَل فَلَمَّا بلغ المَاء رقبتهَا رفعته بَين يَديهَا حَتَّى ذهب بهَا المَاء فَلَو رحم الله مِنْهُم أحدا لرحم أم الصَّبِي وَأخرج أَبُو الشَّيْخ وَابْن مرْدَوَيْه عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: كَانَت سفينة نوح عَلَيْهِ السَّلَام لَهَا أَجْنِحَة وَتَحْت الأجنحة إيوَان وَأخرج ابْن مرْدَوَيْه عَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِي الله عَنهُ أَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: سَام أَبُو الْعَرَب وَحَام أَبُو الْحَبَش وَيَافث أَبُو الرّوم وَذكر أَن طول السَّفِينَة كَانَ ثَلَاثمِائَة ذِرَاع وعرضها خَمْسُونَ ذِرَاعا وطولها فِي السَّمَاء ثَلَاثُونَ ذِرَاعا وبابها فِي عرضهَا

وَأخرج ابْن الْمُنْذر وَابْن أبي حَاتِم وَابْن مرْدَوَيْه عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ طول سفينة نوح ثلثمِائة ذِرَاع وطولها فِي السَّمَاء ثَلَاثُونَ ذِرَاعا وَأخرج إِسْحَق بن بشر وَابْن عَسَاكِر عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنْهُمَا أَن نوحًا لما أَمر أَن يصنع الْفلك قَالَ: يَا رب وَأَيْنَ الْخشب قَالَ: إغرس الشّجر فغرس الساج عشْرين سنة وكف عَن الدُّعَاء وَكفوا عَن الِاسْتِهْزَاء فَلَمَّا أدْرك الشّجر أمره ربه فقطعها وجففها فَقَالَ: يَا رب كَيفَ اتخذ هَذَا الْبَيْت قَالَ: اجْعَلْهُ على ثَلَاثَة صور رَأسه كرأس الديك وجؤجؤه كجؤجؤ الطير وذنبه كذنب الديك وَاجْعَلْهَا مطبقة وَاجعَل لَهَا أبواباً فِي جنبها وشدها بدسر – يَعْنِي مسامير الْحَدِيد – وَبعث الله جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام يُعلمهُ صَنْعَة السَّفِينَة فَكَانُوا يَمرونَ بِهِ ويسخرون مِنْهُ وَيَقُولُونَ: أَلا ترَوْنَ إِلَى هَذَا الْمَجْنُون يتَّخذ بَيْتا

ليسير بِهِ على المِاء وَأَيْنَ المِاء وَيضْحَكُونَ وَذَلِكَ قَوْله {وَكلما مر عَلَيْهِ مَلأ من قومه سخروا مِنْهُ} فَجعل السَّفِينَة سِتّمائَة ذِرَاع طولهَا وَسِتِّينَ ذِرَاعا فِي الأَرْض وعرضها ثلثمِائة ذِرَاع وَثَلَاثَة وَثَلَاثُونَ وَأمر أَن يطليها بالقار وَلم يكن فِي الأَرْض قار ففجر الله لَهُ عين القار حَيْثُ تنحت السَّفِينَة تغلي غلياناً حَتَّى طلاها فَلَمَّا فرغ مِنْهَا جعل لَهَا ثَلَاثَة أَبْوَاب وأطبقها فَحمل فِيهَا السبَاع وَالدَّوَاب فَأَلْقى الله على الْأسد الْحمى وشغله بِنَفسِهِ عَن الدَّوَابّ وَجعل الْوَحْش وَالطير فِي الْبَاب الثَّانِي ثمَّ أطبق عَلَيْهَا وَجعل ولد آدم أَرْبَعِينَ رجلا وَأَرْبَعين امْرَأَة فِي الْبَاب الْأَعْلَى ثمَّ أطبق عَلَيْهِم وَجعل الدرة مَعَه فِي الْبَاب الْأَعْلَى لِضَعْفِهَا أَن لَا تطأها الدَّوَابّ وَأخرج عبد بن حميد وَابْن الْمُنْذر وَابْن جرير وَأَبُو الشَّيْخ عَن قَتَادَة رَضِي الله عَنهُ قَالَ: ذكر لنا أَن طول السَّفِينَة ثَلَاثمِائَة ذِرَاع وعرضها خَمْسُونَ ذِرَاعا وطولها فِي السَّمَاء ثَلَاثُونَ ذِرَاعا وبابها فِي عرضهَا وَذكر لنا أَنَّهَا اسْتَقَلت بهم فِي عشر خلون من رَجَب وَكَانَت فِي المِاء خمسين وَمِائَة يَوْم ثمَّ اسْتَقَرَّتْ بهم على الجودي واهبطوا إِلَى الأَرْض فِي عشر لَيَال خلون من الْمحرم وَأخرج ابْن جرير وَابْن أبي حَاتِم وَأَبُو الشَّيْخ عَن الْحسن رَضِي الله عَنهُ قَالَ: كَانَ طول سفينة نوح عَلَيْهِ السَّلَام ألف ذِرَاع ومائتي ذِرَاع وعرضها سِتّمائَة ذِرَاع[6]

” ابن جریر وابن ابی حاتم ابوالشیخ والحاکم اور آپ نے اس کو صحیح کہا اور امام ذہبی نے ضعیف وابن مردویہ نے عائشہ (رض) سے روایت کیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا نوح (علیہ السلام) اپنی قوم میں نو سو پچاس برس رہے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہے یہاں تک کہ جب ان کا آخری زمانہ تھا تو انہوں نے ایک درخت اگایا وہ خوب بڑھا اور اس نے جہاں تک جانا تھا گیا۔ پھر آپ نے اس کو کاٹ لیا پھر آپ نے اس سے کشتی بنانا شروع کی۔ لوگ گزرتے تھے اور پوچھتے تھے تو آپ فرماتے کہ میں ایک کشتی بنا رہا ہوں۔ تو وہ لوگ ان سے مذاق کرتے اور کہتے کہ تم خشکی میں کشتی بنا رہے ہو تو وہ کیسے چلے گی۔ نوح (علیہ السلام) نئے فرمایا عنقریب تم جان لوگ گے جب اس سے فارغ ہوئے تنور سے پانی ابل پڑا اور گلیوں میں پانی بہت ہو گیا بچے کی ماں اپنے بچے پر ڈری اور (دل میں) اس کی بہت سخت محبت تھی تو وہ ایک پہاڑ کے اوپر چڑھ گئ جب پانی اس کی گردن تک پہنچ گیا تو بچے کو اپنے ہاتھوں پر اٹھالیا۔ یہاں تک کہ پانی اسے بہا کر لے گیا مگر اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی ایک پر رحم کرتے تو بچے کی ماں پر رحم فرماتے۔

۲:۔ ابو الشیخ وابن مردویہ رحمہا اللہ نے ابن عباس (رض) سے روایت کیا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا نوح (علیہ السلام) کی کشتی کے پر تھے اور پر کے نیچے کمرے تھے۔

۳:۔ ابن مردویہ (رح) نے سمرۃ بن جندب (رح) سے روایت کیا کہ (نوح کا بیٹا) سام عرب کا باپ ہے اور حام حبشہ والوں کا باپ ہے۔ اور یافث روم والوں کا باپ ہے کہ یہ بات بھی ذکر کی گئ کہ کشتی کی لمبائی تین سو ذراع تھی اور اس کا عرض پچاس ذراع تھا۔ اور اس کی لمبائی آسمان میں (یعنی اونچائی) تیس ذراع تھی۔ اور اس کا دروازہ اس کی چوڑائی میں تھا۔

٤:۔ ابن منذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ رحمہم اللہ نے ابن عباس (رض) سے روایت کیا کہ نوح (علیہ السلام) کی کشتی کی لمبائی تین سو ذراع تھی اور اس کی لمبائی آسمان میں (یعنی اونچائی) تیس ذراع تھی۔

٥:۔ اسحاق بن بشیر وابن عساکر رحمہما اللہ نے ابن عباس (رض) سے روایت کیا کہ نوح کو جب کشتی بنانے کا حکم دیا گیا تو عرض کیا اے میرے رب لکڑی کہاں سے ہے؟ فرمایا ایک درخت لگاؤ انہوں نے ساج کا درخت لگایا بیس سال تک اور دعا کرنے سے رک

گئے اور لوگ بھی مذاق کرنے سے رک گئے۔ جب درخت کو مکمل حالت میں پالیا توان کے رب نے ان کو حکم دیا (درخت کو کاٹو) چنانچہ انہوں نے اس کو کاٹا اور اس کو خشک کیا۔ پھر عرض کیا اے میرے رب یہ گھر (یعنی کشتی) میں کیسے بناوں۔ فرمایا اس کو تین شکلوں میں بناؤ۔ اس کا سر مرغ کے سر کی طرح ہو۔ اور اس کا سینہ پرندے کے سینہ کی طرح نکلا ہوا ہو۔ اور اس کی دم مرغ کے دم کی طرح ہو۔ اس کے کئی طبقے بنادو، اور اس کے دروازے اس کے پہلو میں بنادو۔ اور اس کو کیلوں کے ساتھ مضبوط کردو۔ یعنی لوہے کی کیلیں اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا تاکہ ان کو کشتی بنانا سکھائیں۔ لوگ اس کے پاس سے گزرتے توان سے مذاق کرتے ہوئے کہتے کہ تم نے اس پاگل کی طرف نہیں دیکھا۔ یہ ایک گھر بنا رہا ہے۔ تاکہ وہ پانی پر چلے۔ اور پانی کہاں ہے ؟ اور وہ ہنستے تھے۔ اسی کو فرمایا (آیت) ”وکلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ “پس آپ نے ایک کشتی بنائی جو چھ سو ذراع لمبی تھی اور ساتھ ذراع زمین میں تھی اور اس کا عرض تین سو تینتیس ذراع تھا۔ اور حکم دیا گیا کہ تارکول منگواؤ اور زمین میں تارکول نہ تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تارکول کا ایک چشمہ جاری کردیا اسی طرح کہ جہاں کشتی (کی لکڑیاں) تیار کی جاتی تھیں وہاں سے (چشمہ نے) جوش مارا یہاں تک کہ اس کا طلا کردیا۔ جب اس سے فارغ ہوئے تو اس نے تین دروازے اور ان کو ڈھانپ دیا۔ اس میں جانوروں اور درندوں کو سوار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شیر کو بخار میں مبتلا کردیا کہ وہ دوسرے جانوروں سے (غافل ہوکر) اپنی ذات میں مشغول رہے پرندوں کو اور وحشی جانوروں کو دوسرے دروازے میں کردیا اور اوپر سے ان کو ڈھانپ دیا اور آدمی کی اولاد میں سے چالیس مردوں اور چالیس عورتوں کو اوپر والے دروازے میں کردیا پھر ان کو اوپر سے ڈھانک دیا۔ اور ایک کوڑا اپنے ساتھ رکھا اوپر والے دروازے میں تاکہ چوپائے ان کو کمزور سمجھ کر روند نہ ڈالیں۔

٦:۔ عبد بن حمید وابن منذر وابن جریر وابو الشیخ رحمہم اللہ نے قتادہ (رح) سے روایت کیا کہ ہم کو یہ بات ذکر کی گئی کہ کشتی کی لمبائی تین سو ذراع اور اس کا عرض پچاس ذراع تھا اور اونچائی تیس ذراع تھی اور اس کا دروازہ اس کے عرض میں تھا کہ ہم کو یہ بھی بتایا گیا کہ ان کو لے کر کتنی بلند ہوئی) جب کہ دسویں تاریخ کو) اور پانچ میں ایک سو پچاس دن رہی پھر جودی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی یہ لوگ زمین پر اترے محرم کی دسویں رات میں۔

٧:۔ ابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ رحمہم اللہ نے حسن (رح) سے روایت کیا کہ نوح (علیہ السلام) کی کشتی کی لمبائی بارہ سو ذراع تھی اور اس کا عرض چھ سو ذراع تھا۔“

بائبل سے تقابل:

یہاں پر بائبل اور اسلامی تعلیمات دونوں کے مطابق کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ، چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ ہے۔ بائبل کے مطابق کشتی میں روشندان بنانے کا بھی ذکر موجود ہے جب کہ اسلامی تعلیمات میں اس کا تذکرہ نہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق نوح علیہ السلام نے کشتی بنانے کے لیے پہلے درخت لگائے جب کہ بائبل میں اس کا ذکر نہیں۔

نوح علیہ السلام کی قوم کا مذاق اڑانا:

جب نوح علیہ السلام کشتی بنانے لوگ، توان کی قوم کے لوگوں نے ان کا مذاق اڑانا شروع کیا۔ تفسیر المدارک میں اس کا تبصرہ اس طرح ہے۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلأٌ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ (38)

{وَيَصْنَعُ الفلك} حكاية حال ماضية {وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلأٌ مّن قَوْمِهِ سَخِرُواْ مِنْهُ} من عمله السفينة وكان

يعملها في برية في أبعد موضع من الماء فكانوا يتضاحكون منه ويقولون له يا نوح صرت نجارا بعدما كنت نبياً {قَالَ إِن تَسْخَرُواْ مِنَّا فإنا نسخر منكم} عند رؤية الهلال {كما تسخرون} منا عند رؤية الفلك

روي أن نوحاً عليه السلام اتخذ السفينة من خشب الساج في سنتين وكان طولها ثلثمائة ذراع أو ألفاً ومائتي ذراع وعرضها خمسون ذراعاً أو ستمائة ذراع وطولها في السماء ثلاثون ذراعا وجعل لها ثلاثة بطون فحمل في البطن الأسفل الوحوش والسباع والهوام وفي البطن الأوسط الدواب والأنعام وركب نوح ومن معه في البطن الأعلى مع ما يحتاج إليه من الزاد وحمل معه جسد آدم عليه السلام وجعله حاجزاً بين الرجال والنساء[7]

" وَيَصْنَعُ الْفُلْکَ (وہ کشتی بنا رہے تھے) ماضی کی حالت کو بیان کیا گیا ہے۔ وَكُلَّمَا مَرَّعَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِه سَخِرُوْا مِنْه (جب بھی ان کے پاس سے ان کی قوم کے سردار گزرتے تو ان سے وہ تمسخر کرتے) کشتی بنانے پر وہ پانی سے دور جنگل میں بنا رہے تھے۔ پس وہ ان پر ہنستے اور کہتے اے نوح! تو پیغمبر بننے کے بعد بڑھئی بن گیا ہے۔ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ (نوح (علیہ السلام) کہتے ہیں اگر تم ہم سے مذاق کرتے ہو تو ہم بھی تم سے مذاق کریں گے) جب تمہاری ہلاکت کو دیکھیں گی كَمَا تَسْخَرُوْنَ (جیسا تم مذاق اڑاتے ہو) ہمارا کشتی بنانا دیکھ کر۔

روایت میں ہے کہ نوح (علیہ السلام) نے ساج کی لکڑی سے دو سال میں کشتی تیار کی۔ اسکی لمبائی تین سو ہاتھ تھی یا ۱۰۰۲ ہاتھ اسکی چوڑائی ۵۰ ہاتھ یا ۶۰۰ ہاتھ۔ بلندی ۳۰ ہاتھ، اس کے تین طبقات بنائے۔ سب سے نچلے حصے میں وحشی جانور، درندے، حشرات الارض۔ درمیانے طبقے میں چوپائے، پالتوں جانور، تیسری بالائی منزل میں نوح (علیہ السلام) بمع ایمان والوں کے اور زاد راہ سمیت سوار ہوئے اور آدم (علیہ السلام) کا جسد بھی ساتھ لیا اور اس کو مردوں اور عورتوں کے درمیان روک بنا دیا۔"

تنور کے بارے میں اختلاف:

تنور کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ تفسیر قرطبّی میں سات اقوال مذکور ہیں۔

اخْتُلِفَ فِي التَّنُّورِ عَلَى أَقْوَالٍ سَبْعَةٍ: الْأَوَّلُ- أَنَّهُ وَجْهُ الْأَرْضِ، وَالْعَرَبُ تُسَمِّي وَجْهَ الْأَرْضِ تَنُّورًا، قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَذَلِكَ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: إِذَا رَأَيْتَ الْمَاءَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَارْكَبْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ. الثَّانِي- أَنَّهُ تَنُّورُ الْخُبْزِ الَّذِي يُخْبَزُ فِيهِ، وَكَانَ تَنُّورًا مِنْ حِجَارَةٍ، وَكَانَ لِحَوَّاءَ حَتَّى صَارَ لِنُوحٍ، فَقِيلَ لَهُ: إِذَا رَأَيْتَ الْمَاءَ يَفُورُ مِنَ التَّنُّورِ فَارْكَبْ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ. وَأَنْبَعَ اللَّهُ الْمَاءَ مِنَ التَّنُّورِ، فَعَلِمَتْ بِهِ امْرَأَتُهُ فَقَالَتْ: يَا نُوحُ فَارَ الْمَاءُ مِنَ التَّنُّورِ، فَقَالَ: جَاءَ وَعْدُ ربي حقا. وهذا قول الحسن، وقال مُجَاهِدٌ وَعَطِيَّةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. الثَّالِثُ- أَنَّهُ مَوْضِعُ اجْتِمَاعِ الْمَاءِ فِي السَّفِينَةِ، عَنِ الْحَسَنِ أَيْضًا. الرَّابِعُ- أَنَّهُ طُلُوعُ الْفَجْرِ، وَنُورُ الصُّبْحِ، مِنْ قَوْلِهِمْ: نَوَّرَ الْفَجْرُ تَنْوِيرًا، قَالَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. الْخَامِسُ- أَنَّهُ مَسْجِدُ الْكُوفَةِ، قَالَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طالب أيضا، وقال مُجَاهِدٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ: كَانَ نَاحِيَةَ التَّنُّورِ بِالْكُوفَةِ. وَقَالَ: اتَّخَذَ نُوحٌ السَّفِينَةَ فِي جَوْفِ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَكَانَ التَّنُّورُ عَلَى يَمِينِ الدَّاخِلِ مِمَّا يَلِي كِنْدَةَ. وَكَانَ فَوَرَانُ الْمَاءِ مِنْهُ عَلَمًا لِنُوحٍ، وَدَلِيلًا عَلَى هَلَاكِ قَوْمِهِ. قَالَ الشَّاعِرُ وَهُوَ أُمَيَّةَ:

فَارَ تَنُّورُهُمْ وَجَاشَ بِمَاءٍ ... صَارَ فَوْقَ الْجِبَالِ حَتَّى عَلَاهَا

السَّادِسُ أَنَّهُ أَعَالِي الْأَرْضُ، وَالْمَوَاضِعُ الْمُرْتَفِعَةُ مِنْهَا، قَالَهُ قَتَادَةَ. السَّابِعُ- أَنَّهُ الْعَيْنُ الَّتِي بِالْجَزِيرَةِ" عَيْنُ الْوَرْدَةِ" رَوَاهُ عِكْرِمَةُ. وَقَالَ مُقَاتِلٌ: كَانَ ذَلِكَ تَنُّورُ آدَمَ، وَإِنَّمَا كَانَ بِالشَّامِ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ:" عَيْنُ وَرْدَةٍ" وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيْضًا: فَارَ تَنُّورُ آدَمَ بِالْهِنْدِ. قَالَ النَّحَّاسُ: وَهَذِهِ الْأَقْوَالُ لَيْسَتْ بِمُتَنَاقِضَةٍ، لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمَاءَ جَاءَ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، قَالَ:" فَفَتَحْنا أَبْوابَ السَّماءِ بِماءٍ مُنْهَمِرٍ. وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوناً" . فَهَذِهِ الْأَقْوَالُ تَجْتَمِعُ فِي أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَامَةً. وَالْفَوَرَانُ الْغَلَيَانُ. وَالتَّنُّورُ اسْمٌ أَعْجَمِيٌّ عَرَّبَتْهُ الْعَرَبُ، وَهُوَ عَلَى بِنَاءِ فَعَّلَ، لِأَنَّ أَصْلَ بِنَائِهِ تَنَّرَ، وَلَيْسَ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ نُونٌ قَبْلَ رَاءٍ. وَقِيلَ: مَعْنَى" فارَ التَّنُّورُ" التَّمْثِيلُ لِحُضُورِ الْعَذَابِ، كَقَوْلِهِمْ: حَمِيَ الْوَطِيسُ إِذَا اشْتَدَّتِ الْحَرْبُ. وَالْوَطِيسُ التَّنُّورُ. وَيُقَالُ: فَارَتْ قِدْرُ الْقَوْمِ إِذَا اشْتَدَّ حَرْبُهُمْ[8]

" تنور کے بارے میں اختلاف ہے (اس کے بارے میں) سات اقوال ہیں۔

پہلا: کہ یہ زمین کی اوپر والی سطح ہے، عرب زمین کی اوپر والی سطح کو تنور کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس (رض)، عکرمہ، زہری اور ابن عیینہ نے یہی کہا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ آپ (حضرت نوح (علیہ السلام)) کو کہا گیا: جب آپ زمین کی سطح پر پانی دیکھیں تو آپ اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ سوار ہو جائیں۔

دوسرا: یہ وہ روٹی والا تنور ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے یہ تنور پتھر سے (بنا) ہوتا تھا اور یہ حضرت حواء کا تھا یہاں تک کہ حضرت نوح (علیہ السلام) کا ہو گیا آپ کو کہا گیا: جب آپ پانی کو تنور سے ابلتا ہوا دیکھیں تو آپ اور آپ کے اصحاب (دوست) سوار ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ نے تنور سے پانی کو جاری فرمایا، پس آپ کی بیوی کو اس کا پتہ چلا تو اس نے کہا: اے نوح (علیہ السلام)! پانی تنور سے ابل پڑا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: میرے رب کا وعدہ آگیا کو کہ سچا ہے۔ یہ حسن کا قول ہے، مجاہد اور عطیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے۔

تیسرا: یہ کشتی میں پانی جمع ہونے کی جگہ تھی، حسن (رض) سے بھی (یہی منقول ہے)۔

چوتھا: یہ فجر کا طلوع ہونا اور صبح کی روشنی ہے، ان (عربوں) کے قول سے تور الفجر تنویرا یعنی فجر روشن ہو گئی۔ حضرت علی بن ابی طالب (رض) نے یوں فرمایا ہے۔

پانچواں: یہ کوفہ کی مسجد ہے، حضرت علی ابی طالب (رض) نے بھی یہی کہا ہے یہ مجاہد کا قول ہے۔ مجاہد نے کہا: تنور کی سمت کوفہ میں تھی، انہوں نے کہا: حضرت نوح (علیہ السلام) نے کوفہ کی مسجد کے درمیان میں کشتی بنائی اور تنور باب کندہ سے متصل اندر دائیں جانب تھا اور اس سے پانی کا نکلنا حضرت نوح (علیہ السلام) کے لیے ان کی قوم کی ہلاکت کی نشانی اور دلیل تھی۔ شاعر نے کہا جو کہ امیہ ہے: ان کا تنور ابل پڑا اور پانی کے ذریعے جوش میں آگیا۔ تو آپ (حضرت نوح (علیہ السلام)) پہاڑوں کے اوپر ہو گئے یہاں تک کہ آپ ان پر چڑھ گئے۔

چھٹا: اس سے مراد اونچی زمین اور بلند جگہ ہے۔

ساتوں: یہ وہ چشمہ ہے جو "عین الوردة" کے جزیرہ میں ہے۔ مقاتل نے کہا: وہ حضرت آدم (علیہ السلام) کا (تنور) چشمہ تھا اور یہ شام کے ایک مقام پر تھا جس کو "عین الوردة" کہا جاتا تھا۔ حضرت ابن عباس (رض) نے بھی کہا ہے: حضرت آدم (علیہ السلام) کا تنور ہند میں ابل پڑا۔ نحاس نے کہا: ان اقوال میں کوئی تناقض نہیں، کیونکہ اللہ نے ہمیں خبر دی ہے کہ پانی آسمان اور زمین (دونوں) سے آیا (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا ففتحنآ ابواب السمآء بمآءٍ منھمرٍ (القمر) پس ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے موسلا دھار بارش سے۔ وفجرنا الارض عیوناً اور ہم نے زمین سے چشمے جاری

کر دیئے۔

پس یہ سارے اقوال اس بات کو جامع ہیں کہ یہ (تنور کا ابلنا عذاب کی) علامت تھا۔ فوران سے مراد ابلنا، جوش کھانا ہے، تنور عجمی نام ہے جس کو عربوں نے عربی بنالیا ہے اور یہ فعل کے وزن پر ہے، کیونکہ اس کی بنا کی اصل تنر ہے اور کلام عرب میں را سے پہلے نون نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے فارالتنور کا معنی عذاب کے آجانے کے لیے بطور تمثیل ہے جس طرح عربوں کا قول حمی الوطیس (یہ اس وقت بولا جاتا ہے) جب جنگ سخت ہو جائے۔ الوطیس سے مراد التنور ہے، کہا جاتا ہے: فارت قدر القوم (یہ اس وقت بولا جاتا ہے) جب ان کی جنگ سخت ہو جائے۔‘‘

نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار ہونے والے لوگ:

نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں جو لوگ سوار ہوئے ان کی تعداد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں اس اختلاف کا ذکر اس طرح ملتا ہے۔

{وَأَهْلَكَ إِلا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ} أَيْ: "وَاحْمِلْ فِيهَا أَهْلَكَ، وَهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَقَرَابَتِهِ" إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ، مِمَّنْ لَمَّ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ، فَكَانَ مِنْهُمُ ابْنُهُ "يَامُ" الَّذِي انْعَزَلَ وَحْدَهُ، وَامْرَأَةُ نُوحٍ وَكَانَتْ كَافِرَةً بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ.

وَقَوْلُهُ: {وَمَنْ آمَنَ} أَيْ: مِنْ قَوْمِكَ، {وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلا قَلِيلٌ} أَيْ: نَزْرٌ يَسِيرٌ مَعَ طُولِ الْمُدَّةِ وَالْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا، فَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانُوا ثَمَانِينَ نَفْسًا مِنْهُمْ نِسَاؤُهُمْ. وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ: كَانُوا اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ نَفْسًا. وَقِيلَ: كَانُوا عَشَرَةً. وَقِيلَ: إِنَّمَا كَانُوا نُوحٌ وَبَنُوهُ الثَّلَاثَةُ سَامٌ، وَحَامٌ، وَيَافِثُ، وكنائِنه الْأَرْبَعُ نِسَاءٍ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ وَامْرَأَةُ يام. وقيل: بل امرأةُ نوح كانت مَعَهُمْ فِي السَّفِينَةِ، وَهَذَا فِيهِ نَظَرٌ، بَلِ الظَّاهِرُ أَنَّهَا هَلَكَتْ؛ لِأَنَّهَا كَانَتْ عَلَى دِينِ قَوْمِهَا، فَأَصَابَهَا مَا أَصَابَهُمْ، كَمَا أَصَابَ امْرَأَةَ لُوطٍ مَا أَصَابَ قومها، وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ.[9]

”حضرت نوح کو حکم ہوا کہ اپنے گھر والوں کو بھی اپنے ساتھ کشتی میں بٹھالو مگر ان میں سے جو ایمان نہیں لائے انہیں ساتھ نہ لینا۔ آپ کا لڑکا یام بھی انہیں کافروں میں تھا وہ الگ ہو گیا۔ یا آپ کی بیوی کہ وہ بھی اللہ کے رسول کی منکر تھی اور تیری قوم کے تمام مسمانوں کو بھی اپنے ساتھ بٹھا لے لیکن ان مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ ساڑھے نو سو سال کے قیام کی طویل مدت میں آپ پر بہت ہم کم لوگ ایمان لائے تھے ابن عباس فرماتے ہیں کل اسی (80) آدمی تھے جن میں عورتیں بھی تھیں کعب (رح) فرماتے ہیں سب بہتر (72) اشخاص تھے۔ ایک قول ہے صرف دس (10) آدمی تھے ایک قول ہے حضرت نوح تھے اور ان کے تین لڑکے تھے سام، حام، یافث اور چار عورتیں تھیں۔ تین تو ان تینوں کی بیویاں اور چوتھی یام کی بیوی اور کہا گیا ہے کہ خود حضرت نوح کی بیوی۔ لیکن اس میں نظر ہے ظاہر یہ ہے حضرت نوح کی بیوی ہلاک ہونے والوں میں ہلاک ہوئی۔ اس لیے کہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہی تھی تو جس طرح لوط (علیہ السلام) کی بیوی قوم کے ساتھ ہلاک ہوئی اسی طرح یہ بھی۔ واللہ اعلم واحکم۔“

بائبل کے مطابق سوار ہونے والے لوگ:

اور خُداوند نے نُوحؑ سے کہا کہ تُو اپنے پُورے خاندان کے ساتھ کشتی میں آ کیونکہ میں نے تجھی کو پنے سامنے اِس زمانہ میں راستباز دیکھا ہے۔ کل پاک جانوروں میں سے سات سات نر اور اُنکی مادہ اور اُن میں جو پاک نہیں ہیں دو دو نر اور اُنکی مادہ اپنے

ساتھ لے لینا۔ اور ہوا کے پرندوں میں سے بھی سات سات نر اور مادہ لینا تاکہ زمین پر اُنکی نسل باقی رہے۔ 10

قرآن اور بائبل میں تقابل:

قرآن کریم کے مطابق جب نوح علیہ السلام نے کشتی بنانا شروع کیا تو قوم نے ان کا مذاق اڑانا شروع کیا۔ جب کہ بائبل میں اس کا تذکرہ موجود نہیں۔ اس طرح قرآن کریم میں تنور کا بھی ذکر ہے جس کی تشریح میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں جب کہ بائبل میں تنور کا ذکر نہیں۔

قرآن کریم کے مطابق اہل ایمان نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے۔ ان اہل ایمان کی تعداد ۸۰، ۷۲، ۱۰ اور یا ۸ ہے۔ پہلے تین اقوال کے مطابق اگر ان کی تعداد ۸۰، ۷۲ یا ۱۰ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نوح علیہ السلام کے خاندان کے علاوہ اور مسلمان بھی کشتی میں داخل ہوئے تھے، جب کہ بائبل کے مطابق صرف نوح علیہ السلام کے خاندان کے لوگ کشتی میں داخل ہوئے تھے۔

نوح علیہ السلام کا کافر بیٹا:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَنَادَىٰ نُوحٌ ٱبْنَهُۥ وَكَانَ فِى مَعْزِلٍ يَـٰبُنَىَّ ٱرْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ ٱلْكَـٰفِرِينَ قَالَ سَـَٔاوِىٓ إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِى مِنَ ٱلْمَآءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ ٱلْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا ٱلْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ ٱلْمُغْرَقِينَ وَقِيلَ يَـٰٓأَرْضُ ٱبْلَعِى مَآءَكِ وَيَـٰسَمَآءُ أَقْلِعِى وَغِيضَ ٱلْمَآءُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ وَٱسْتَوَتْ عَلَى ٱلْجُودِىِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ ٱلظَّـٰلِمِينَ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُۥ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ٱبْنِى مِنْ أَهْلِى وَإِنَّ وَعْدَكَ ٱلْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ ٱلْحَـٰكِمِينَ قَالَ يَـٰنُوحُ إِنَّهُۥ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُۥ عَمَلٌ غَيْرُ صَـٰلِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۖ إِنِّىٓ أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ ٱلْجَـٰهِلِينَ قَالَ رَبِّ إِنِّىٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِى بِهِۦ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِى وَتَرْحَمْنِىٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ 11

"اس وقت نوح نے اپنے بیٹے کو کہ جو (کشتی سے) الگ تھا، پکارا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ ہو۔ اس نے کہا کہ میں (ابھی) پہاڑ سے جا لگوں گا، وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں (اور نہ کوئی بچ سکتا ہے) مگر جس پر خدا رحم کرے۔ اتنے میں دونوں کے درمیان لہر آ حائل ہوئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا۔ تو پانی خشک ہو گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشی کوہ جودی پر جا ٹھہری۔ اور کہہ دیا گیا کہ بے انصاف لوگوں پر لعنت۔ اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ پروردگار میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں ہے (تو اس کو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم ہے۔ خدا نے فرمایا کہ نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ہے وہ تو ناشائستہ افعال ہے تو جس چیز کی تم کو حقیقت معلوم نہیں ہے اس کے بارے میں مجھ سے سوال ہی نہ کرو۔ اور میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو۔ نوح نے کہا پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی چیز کا تجھ سے

سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہیں۔ اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔"

بائبل سے تقابل:

قرآن کریم کے مطابق نوح علیہ السلام کا ایک بیٹا کافر تھا جس کا نام یام یا کنعان بتایا جاتا ہے اور وہ کشتی میں سوار نہیں ہوا جب کہ بائبل کے مطابق نوح علیہ السلام کا پورا خاندان کشتی میں سوار ہوا جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بائبل کے مطابق نوح علیہ السلام کا کوئی کافر بیٹا نہیں تھا۔ قرآن کے مطابق نوح علیہ السلام نے ہر جاندار کا ایک ایک جوڑا کشتی میں سوار کرایا جب کہ بائبل کے مطابق نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ پاک جانوروں میں سے سات نر اور ان کے مادہ جب کہ ناپاک جانوروں میں سے دو دو نر اور ان کے مادہ اپنے ساتھ لینا۔

نوح علیہ السلام کی مدت تبلیغ:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوۡمِهِۦ فَلَبِثَ فِيهِمۡ أَلۡفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمۡسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ ٱلطُّوفَانُ وَهُمۡ ظَٰلِمُونَ [12]

"اور ہم نے نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس برس کم ہزار برس رہے پھر اُن کو طوفان (کے عذاب) نے آپکڑا۔ اور وہ ظالم تھے۔"

بائبل کے مطابق طوفان کے وقت نوح علیہ السلام کی عمر:

اور نُوحؔ چھ سو برس کا تھا جب پانی کا طوفان زمین پر آیا۔ [13]

تقابل:

قرآن کے مطابق نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو دعوت دی اور اس کے بعد قوم پر عذاب آیا جب کہ بائبل کے مطابق طوفان کے وقت نوح علیہ السلام کی عمر صرف چھ سو سال تھی۔

بائبل میں طوفان کا تذکرہ:

بائبل میں طوفان کا تذکرہ اس طرح ہے۔

تب نُوحؔ اور اُسکے بیٹے اور اُسکی بیوی اور اُسکے بیٹوں کی بیویاں اُسکے ساتھ طُوفان کے پانی سے بچنے کے لئے کشتی میں گئے۔ اور پاک جانوروں میں سے اور اُن جانوروں میں سے جو پاک نہیں اور پرندوں میں سے اور زمین پر کے ہر رینگنے والے جاندار میں سے۔ دو دو نر اور مادہ کشتی میں نوُحؔ کے پاس گ ٔے جیسا خُدا نے نُوحؔ کو حکم دیا تھا۔ اور سات دِن کے بعد اَیسا ہوا کہ طُوفان کا

پانی زمین پر آگیا۔ نُوحؑ کی عمر چھ سواں سال تھا کہ اُس کے دُوسرے مہینے کی ٹھیک سترھویں تاریخ کو بڑے سمندر کے سب سوتے پھُوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں۔ چالیس دِن اور چالیس رات زمین پر بارش ہوتی رہی۔ اُسی روز نُوحؑ اور نُوحؑ کے بیٹے سِمؔ اور حامؔ اور یافتؔ اور نُوحؑ کی بیوی اور اُسکے بیٹوں کی تینوں بیویاں۔ اور ہر قِسم کا جانور اور ہر قِسم کا چوپایہ اور ہر قسم کا زمین پر کا رینگنے والا جاندار اور ہر قِسم کا پرندہ اور ہر قِسم کی چڑیا یہ سب کشتی میں داخِل ہوئے۔ اور جو زندگی کا دم رکھتے ہیں اُن میں سے دو دو کشتی میں نُوحؑ کے پاس آئے۔ اور جو اندر آئے وہ جیسا خُدا نے اُسے حُکم دیا تھا سب جانوروں کے نر و مادہ تھے۔ تب خُداوند نے اُسکو باہر سے بند کر دیا۔ اور چالیس دِن تک زمین پر طُوفان رہا اور پانی بڑھا اور اُس نے کشتی کو اُوپر اُٹھا دِیا۔ سو کشتی زمین پر سے اُٹھ گئی۔ اور پانی زمین پر چڑھتا ہی گیا اور بہت بڑھا اور کشتی پانی کے اُوپر تیرتی رہی۔ اور پانی زمین پر بہت ہی زیادہ چڑھا اور سب اُونچے پہاڑ جو دُنیا میں ہیں چھپ گئے۔ پانی اُن سے پندرہ ہاتھ اَور اُوپر چڑھا اور پہاڑ ڈوب گئے۔ اور سب جانور جو زمین پر چلتے تھے پرندے اور چوپائے اور جنگلی جانور اور زمین پر کے سب رینگنے والے جاندار اور سب آدمی مر گئے۔ اور خُشکی کے سب جاندار جنکے نتھنوں میں زندگی کا دم تھا مر گئے۔ بلکہ ہر جاندار شَے جو رُویِ زمین پر تھی مر مِٹی۔ کیا اِنسان کیا حَیوان۔ کیا رینگنے والا جاندار کیا ہوا کا پرندہ یہ سب کے سب زمین پر سے مر مٹے۔ فقط ایک نُوحؑ باقی بچا یا وہ جو اُسکے ساتھ کشتی میں تھے۔ اور پانی زمین پر ایک سَو پچاس دِن تک چڑھتا رہا۔[14]

تقابل:

نوح علیہ السلام کے ساتھ جو جانور کشتی میں سوار ہوئے تھے ان کی تفصیل قرآن کریم میں مذکور نہیں جب کہ تفسیری روایات میں اس کے بارے میں بہت کچھ ملتا ہے۔ تفسیری روایات میں شیر کا ذکر کچھ اس طرح ہے کہ شیر کو بخار چڑھا تھا جس کی وجہ سے دوسرے جانور اس سے محفوظ تھے۔ اس کے علاوہ تفسیری روایات میں ابلیس، گدھا، بلی اور چوہے وغیرہ کے بارے میں تفصیل بھی مذکور ہے۔ بائبل میں پاک اور ناپاک جانوروں، رینگنے والے جانداروں اور پرندوں کا تذکرہ موجود ہے لیکن تفصیل مذکور نہیں۔ بائبل کے مطابق نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہونے کے سات دن بعد طوفان آیا اور چالیس دن رات تک زمین پر بارش برستی رہی۔ بائبل کے مطابق یہ طوفان پانچ مہینے تک جاری رہا۔

طوفان کا ختم ہونا:

تفسیر مظہری میں طوفان ختم ہونے کی تفصیل اس طرح مذکور ہے۔

وَقِيلَ يعنى قال الله تعالى بعد ما تناهى امر الطوفان يا أَرْضُ ابْلَعِي اشربى ماءَكِ اى الماء الّذي نبع منك فشربته دون ما نزل من السماء فصار أنهارا وبحارا البغوي روى ان نوحا عليه السلام بعث الغراب «1» ليأتيه بخبر الأرض فوقع على جيفة فلم يرجع- فبعث الحمامة فجاءت بورق زيتون فى منقارها ولطخت رجلها بالطين فعلم نوح ان الماء قد نضب- فقيل انه دعا على الغراب بالخوف فلذلك لا يألف البيوت- وطوق

الحمامة الخضرة الّتي فى عنقها ودعا لها بالأمان فمن ثم يألف بالبيوت- واخرج عبد بن حميد وابن المنذر وابو الشيخ عن قتادة قال وذكر لنا انها استقلت بهم فى عشر خلون من رجب وكانت فى الماء خمسين ومائة يوما ثم استقرت بهم على الجودي واهبطوا الى الأرض فى عشر ليال خلون من المحرم- واخرج ابن عساكر عن خالد الزيات بزيادة قال فى آخره فارست السفينة يوم عاشوراء فقال نوح لمن معه من الجن والانس صوموا هذا اليوم- وكذا قال البغوي انه روى ان نوحا ركب السفينة لعشر مضت من رجب وجرت بهم السفينة ستة أشهر ومرت بالبيت فطافت به سبعا وقد رفعه الله من الغرق وبقي موضعه- وهبطوا يوم عاشوراء فصام نوح وامر من معه بالصوم شكرا لله عز وجل[15]

”وقیل یارض ابلعي مآءک اور حکم دیا گیا (یعنی امر طوفان پورا ہونے کے بعد زمین کو حکم دیا گیا) اے زمین! اپنا پانی پی لے (نگل جا، جذب کرلے) یعنی وہ پانی جو تیرے اندر سے پھوٹ کر نکلا ہے، وہ جذب کرلے تو زمین نے اپنے اندر سے نکلا ہوا پانی جذب کرلیا۔ آسمان سے برسا ہوا پانی باقی رہا اور دریاؤں اور نہروں کی شکل میں (سمٹ کر) بہنے لگا۔ ویسمآء اقلعي اور اے آسمان! تھم جا، پانی برسانا ختم کردے۔ آسمان سے بارش ہونی بند ہوگئی۔ وغیض الماء اور پانی کم کردیا گیا۔ یعنی اللہ نے پانی کو کم کریا۔ غَیْضٌ فعل لازم بھی ہے اور متعدی بھی، اس جگہ متعدی ہے۔ وقضي الامر اور کام تمام کردیا گیا (کام پورا ہوگیا) یعنی اللہ نے کافروں کو ہلاک کرنے اور مؤمنوں کو بچانے کا جو وعدہ کیا تھا، وہ پورا ہوگیا۔ واستوت علی الجودي اور کشتی جودی پر ٹھہر گئی۔ جودی جزیرہ میں موصل کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، یا ملک شام میں ایک پہاڑ ہے۔ وقیل بعدًا للقوم الظلمین۔ اور کہا گیا (یعنی اللہ نے فرمایا) دوری ہو ظالم قوم کو (یا) ظالم قوم اللہ کی رحمت سے دور ہوگئی اور سب ہلاک ہوگئی۔

بغوی نے لکھا ہے: روایت میں آیا ہے کہ حضرت نوح نے زمین کی خبر لانے کیلئے کوّے کو بھیجا۔ وہ کسی مردار پر جاپڑا اور لوٹ کر نہیں آیا تو آپ نے کبوتر کو بھیجا۔ کبوتر واپس آیا تو اس کی چونچ میں زیتون کا ایک پتا تھا اور پاؤں کیچڑ میں آلودہ تھے۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت نوح سمجھ گئے کہ پانی خشک ہوگیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ آپ نے کوّے کو بددعا دی کہ (ہمیشہ) ڈرتا رہے، اسی بددعا کا اثر ہے کہ کوّا گھروں میں نہیں رہتا اور کبوتر کی گردن میں ایک سبز کنٹھا ڈال دیا اور اس کو امن کی دعا دی، اسلئے وہ گھروں میں رہنے کا عادی ہے۔

عبد بن حمید، ابن المنذر اور ابو الشیخ نے بیان کیا کہ قتادہ نے کہا: ہم سے ذکر کیا گیا تھا کہ دس رجب کو کشتی سب کو لے کر اٹھی اور ایک سو پچاس روز پانی میں رہی، پھر دس محرم کو جودی پر ٹھہری اور لوگ زمین پر اترے۔ ابن عساکر نے خالد زیات کی روایت سے اتنا زائد نقل کیا ہے کہ عاشورہ کا دن کشتی ٹھہری۔ حضرت نوح نے اپنے ساتھ والے جن وانس سے فرمایا: آج روزہ رکھو۔ بغوی نے بھی لکھا ہے کہ نوح ۱۰ر رجب کو کشتی میں سوار ہوئے اور چھ مہینہ تک کشتی چلتی رہی اور بیت اللہ (کعبہ) کی طرف سے گزری تو اس کے گردا گرد سات چکر لگائے۔ کعبے کو اللہ نے اوپر اٹھادیا تھا، اس کی جگہ ڈوبنے سے) باقی رہ گئی تھی۔ ۱۰ر محرم کو کشتی سے اترے۔ حضرت نوح نے شکرانہ کا روزہ خود بھی رکھا اور ساتھ والوں کو بھی حکم دیا۔“

بائبل میں طوفات ختم ہونے کے بارے میں اس طرح مذکور ہے۔

پھر خُدا نے نُوح کو اور کل جانداروں اور کل چوپایوں کو جو اُسکے ساتھ کشتی میں تھے یاد کیا اور خُدا نے زمین پر ایک ہوا چلائی اور پانی رُک گیا۔ اور سمندر کے سوتے اور آسمان کے دریچے بند کئے گ ءے اور آسمان سے جو بارِش ہو رہی تھی تھم گئی۔ اور پانی زمین پر سے گھٹتے گھٹتے ایک سو پچاس دِن کے بعد کم ہُوا۔ اور ساتویں مہینے کی سترھویں تاریخ کو کشتی ارارؔط کے پہاڑوں پر

ٹِک گئی۔ اور پانی دسویں مہینے تک برابر گھٹتا رہا اور دسویں مہینے کی پہلی تاریخ کو پہاڑوں کی چوٹیا نظر آئیں۔ اور چالیس دِن کے بعد یُوں ہوا کہ نُوحؑ نے کشتی کی کھڑکی جو اُس نے بنائی تھی کھولی۔ اور اُس نے ایک کوّے کو اُڑا دِیا۔ سو وہ نِکلا اور جب تک زمین پر سے پانی سُکھ نہ گیا اِدھر اُدھر پھِرتا رہا۔ پھر اُس نے ایک کبُوتری کو اپنے پاس سے اُڑادی تا کہ دیکھے کہ زمین پر پانی گھٹا یا نہیں۔ پر کبوتری نے پنجہ ٹیکنے کی جگہ نہ پاءی اور اُنکے پاس کشتی کو لوٹ آئی کیونکہ تمام رُویِ زمین پر پانی تھا۔ تب اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسے لے لِیا اور پنے پاس کشتی میں رِکھا۔ اور سات دِن ٹھہر کر اُس نے اُس کبوتری کو پھر کشتی سے اُڑا دیا۔ اور وہ کبوتری شام کے وقت اُسکے پاس لوٹ آئی اور دیکھا تو زَیتون کی ایک تازہ پتّی اُسکی چونچ میں تھی۔ تب نُوحؑنے معلوم کیاِ کہ پانی زمین پر سے کم ہو گیا۔ تب وہ سات دِن اور ٹھہرا۔ اِسکے بعد پھر اُس کبُوتری کو اُڑایا پر وہ اُسکے پاس پھر کبھی نہ لوٹی۔ اور چھ سَو پہلے برس کے پہلے مہینے کی پہلی تارِیخ کو یُوں ہوا کہ زمین پر سے پانی سُکھ گیا اور نوُحؑ نے کشتی کی چھت کھولی اور دیکھا کہ زمین کی سطح سُکھ گئی ہے۔ اور دُوسرے مہینے کی ستائیسوں تاریک کو زمین بالکل سُوکھ گئی۔ تب خُدا نے نُوحؑ سے کہا کہ۔ کشتی سے باہر نِکل آ۔ تُو اور تیرے ساتھ تیری بیوی اور تیرے بیٹے اور تیرے بیٹوں کی بیویاں۔ اور اُن جانداروں کو بھی باہر نِکال لا جو تیرے ساتھ ہیں کیا پرندے کیا چوپائے کیا زمین کے رینگنے والے جاندار تا کہ وہ زمین پر کثرت سے بچّے دیں اور بارور ہوں اور زمین پر بڑھ جائیں۔ تب نُوحؑ اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں اور اپنے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ باہر نِکلا۔ اور سب جانور سب رینگنے والے جاندار۔ سب پرندے اور سب جو زمین پر چلتے ہیں اپنی اپنی جِنس کے ساتھ کشتی سے نِکل گئے۔ [16]

تقابل:

اسلامی تعلیمات اور بائبل دونوں کے مطابق ۱۵۰ دن کے بعد طوفان ختم ہو گیا۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ۱۰ رجب کو طوفان شروع ہوا اور ۱۰ محرم کو ختم ہوا جب کہ بائبل کے مطابق ساتویں مہینے کے سترھیں تاریخ کو کشتی پہاڑ پر ٹھہر گئی۔ قرآن کے مطابق کشتی جودی کے پہاڑ پر ٹھہر گئی جب کہ بائبل کے مطابق ارارط کے پہاڑوں پر ٹھہر گئی۔ اسلامی تعلیمات اور بائبل دونوں کے مطابق نوح علیہ السلام نے پہلے ایک کوا اڑایا جو پانی سکھ جانے تک باہر پھرتا رہا۔ اس کے بعد نوح علیہ السلام نے ایک کبوتری باہر اڑائی۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق صرف ایک مرتبہ کبوتری اڑائی جو واپس آئی اور اس کی چونچ میں زیتون کا پتہ تھا اور اس کے پاؤں کیچڑ میں آلودہ تھے جس سے نوح علیہ السلام سمجھ گئے کہ طوفان کا پانی ختم ہو گیا جب کہ بائبل کے مطابق نوح علیہ السلام نے دو مرتبہ کبوتری اڑائی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

---

[1] تفسیر القرآن العظیم، اسماعیل بن عمر بن کثیر، ابوالفداء، سورۃ ھود، آیت ۴۰، دار طیبہ للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

Taseer ibne Katheer, Ismail bin Umar bin Katheer, Abul Fida, Surah Hood, verse: 40, Dar Tayyibah lin Nashre wat tawzee’, 1420 A.H, 1999 A.D

[2] سورۃ ھود ۱۱ :۳۶۔۴۱

Surah Hood 11: 36-41

[3] عہد نامہ عتیق، پیدائش ۶ :۱۔۲۲

Old testament, Genesis 6: 1-22

[4] سورۃ الاخلاص ۱۱۲ :۱۔۴

Surah Ikhlas 112: 1-4

[5] التفسیر المظہری، محمد ثناء اللہ، المظہری، سورۃ ھود، آیت ۳۶، مکتبۃ الرشیدیہ، پاکستان، ۱۴۱۲ھ

Tafseer Mazhari, Muhammad Sana Ullah, Surah Hood, verse: 36, Maktabah Ar Rasheedia, Pakistan, 1412 A.H.

[6] الدر المنثور، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطی، سورۃ ھود، آیت ۳۷، دار الفکر، بیروت، سطن

Ad Durrul Manthoor, Abdur Rahman bin Abi Bakr, Jalalud Din, Suyooti, Surah Hood, Verse: 37, Darul Fikr, Beirut.

[7] تفسیر النسفی (مدارک التنزیل وحقائق التاویل)، عبد اللہ بن احمد، ابوالبرکات، النسفی، سورۃ ھود، آیت ۳۸، دار الکلم الطیب، بیروت، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

Tafseer An Nasafi, Abdullah bin Ahmad, Abul Barakat, Surah Hood, verse: 38, Darul Kalimut Tayyeb, Beirut, 1419 A.H, 1998 A.D.

[8] تفسیر القرطبیّ/الجامع لاحکام القرآن، محمد بن احمد، ابو عبد اللہ، شمس الدین، القرطبیّ، سورۃ ھود، آیت ۴۰، دار الکتب المصریہ، القاہرہ، ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء

Tafseer Al Qurtubi, Muhammad bin Ahmad, Abu Abdullah, Surah Hood, verse: 40, Darul Kutub Al Misriyyah, Cairo, 1438 A.H, 1964 A.D.

[9] تفسیر ابن کثیر، سورۃ ھود، آیت ۴۰

Tafseer Ibne Katheer, Surah Hood, verse: 40

[10] عہد نامہ عتیق، پیدائش ۷ :۱۔۳

Old testament, Genesis 7: 1-3

[11] سورۃ ھود ۱۱ :۴۲۔۴۷

Surah Hood11: 42-47

[12] سورۃ العنکبوت ۲۹ :۱۴

Surah Ankaboot 29: 14

[13] عہد نامہ عتیق، پیدائش ۷ :۶

Old testament, Genesis 7: 6

[14] عہد نامہ عتیق، پیدائش ۷: ۷۔۲۴

Old testament, Genesis 7: 7-24

[15] تفسیر مظہری سورۃ ھود، آیت ۴۴

Tafseer Mazhari, Surah Hood, Verse: 44

[16] عہد نامہ عتیق، پیدائش ۸: ۱۔۱۹

Old testament, Genesis 8: 1-19